Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱ آنہ

جمعہ ۱۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر۔ عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ ‖ ۲۵ تبوک ۱۳۳۲ ہش ‖ ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۵۳ء ‖ نمبر ۱۴۸

چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی واپسی کے متعلق

— غلط اور بے بنیاد افواہوں کی تردید —

کراچی ۲۴ ستمبر۔ نیویارک سے آمدہ آزان فرانس پریس کی ایک اطلاع کراچی کے مقامی اخباروں میں شائع ہوئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ عرب ایشیائی حلقے چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے نیویارک سے اچانک کراچی روانہ ہو جانے کو اس امکان پر محمول کر رہے ہیں کہ تونس اور مراکش کی بحث میں پاکستان نمایاں حصہ نہیں لے گا۔ یہ رپورٹ سراسر غلط اور شرانگیز ہے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی واپسی کے جملہ انتظامات پہلے ہی کر لئے گئے تھے۔ حتیٰ کہ نیویارک روانہ ہونے سے قبل ہی واپسی سفر کے لئے نشست ریزرو کرالی گئی تھی۔ کیونکہ مجلس دستور ساز کے رکن کی حیثیت سے ان پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں۔ ان کی بجا آوری کے سلسلہ میں ۲۱ ستمبر تک ان کا کراچی واپس پہونچنا ضروری تھا۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان جتنے جلدی کراچی میں ان کی مصروفیات اجازت دے سکیں اتنی جلد نیویارک جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تاکہ وہاں اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے قائد کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دے سکیں۔ ایک پریس نوٹ میں آپ کی آمد کراچی کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ نیویارک میں آپ کے موجود نہ ہونے کا ان حالات و واقعات سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ جنہیں آزان فرانس پریس کی فراہم کردہ اطلاع میں مفروضے کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۲۲ ستمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال اچھی نہیں۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

پارلیمنٹ میں سرکاری دفاتر کو رشوت ستانی و نااہلی سے پاک کرنے کا مطالبہ

ہندوستان کا ایک خاص کمشنر دریائے سندھ کے پانی کی نگرانی کرے گا (وزیر صنعت)

کراچی ۲۴ ستمبر۔ آج صبح پاکستان پارلیمنٹ کے اجلاس میں وزیر صنعت خان عبدالقیوم خان نے بتایا کہ دریائے سندھ کے اس پانی کے استعمال کی نگرانی کے لئے ہندوستان نے ایک خاص کمشنر مقرر کیا ہے جو اس امر کی نگرانی کرے گا کہ پاکستان کو اس کے حصے کے مطابق پانی مل رہا ہے یا نہیں۔

وزیر صنعت نے بتایا کہ دریائے سندھ کے طاس کا پانی ہندوستان ایک عرصہ سے زیادتی کے ساتھ استعمال کر رہا تھا۔ اور اس پر دونوں ملکوں کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو گئی تھی آخر دونوں نے فیصلہ کیا تھا کہ جب تک عالمی بنک اس معاملہ میں کوئی فیصلہ نہ کرے دونوں ملکوں کو پانی کی موجودہ سپلائی میں کمی نہ کی جائے۔ لیکن بعد میں ہندوستان کی طرف سے اس سمجھوتہ کی خلاف ورزی کرنے پر پاکستان نے عالمی بنک کے پاس اسکی شکایت کی تھی۔ اس کے نتیجہ میں ہندوستان نے ایک خاص کمشنر پانی کی سپلائی کی نگرانی کے لئے مقرر کیا ہے۔ آپ نے کہا۔ ابھی یہ دیکھنا باقی ہے۔ کہ نیا انتظام کس حد تک موثر ثابت ہوتا ہے۔

ایوان نے آج شیخ صادق حسن کی اس تحریک پر دوبارہ بحث شروع کی کہ سرکاری دفاتر میں بڑھتی ہوئی نااہلی اور طویل دفتری کارروائی کی اصلاح کے لئے مناسب کارروائی کی جائے۔ ایوان کے سب طبقوں نے اس تحریک کی حمایت کی۔

سردار امیر اعظم نے کہا اس سے بھی بڑی برائی سرکاری دفاتر میں صوبہ پرستی ہے۔ جو قوم کے لئے سخت مضر ہے۔ کانگرس کے ممبر مسٹر چکرورتی نے یہ تجویز پیش کی کہ سرکاری ملازمت کے قوانین میں ضروری ترمیم ہونی چاہئیں۔

مسٹر شمس الرحمٰن نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ پارلیمنٹ کو ایک کمشن مقرر کرنا چاہیئے۔ جو سرکاری نظم و نسق کے متعلق اپنی سفارشات پیش کرے۔ آپ نے مزید کہا۔ بددیانتی کی تعریف اور حدود کو بھی معین کرنے کی ضرورت ہے۔

سردار شوکت حیات خاں نے یہ تجویز پیش کی کہ بددیانت کارکنوں کو سزا دینے کا کام ماتحت عملہ کی بجائے اعلیٰ افسروں سے شروع ہونا چاہیئے۔

برطانوی مصری مذاکرات کے متعلق لنڈن کے سیاسی حلقے پُرامید ہیں

مجوزہ معاہدے کو آخری شکل دینے کے لئے مسٹر ایڈن یونان سے قاہرہ جائیں گے؟

قاہرہ ۲۴ ستمبر۔ علاقہ سویز کے مستقبل کے متعلق بات چیت کے سلسلے میں مصری اور برطانوی نمائندوں کے درمیان کل پھر ملاقات ہوئی۔ برطانوی مندوب، علی جنرل سر رابرٹسن لنڈن سے جو تجاویز لے کر آئے ہیں۔ وہ اگرچہ تسلی بخش نہیں ہیں تاہم اب اختلافات پہلے کی نسبت بہت کم رہ گئے ہیں۔ لنڈن سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں ممبران پارلیمنٹ کے نزدیک اس امر کا امکان ہے کہ ۳۰ ستمبر کو لنڈن واپس آنے سے قبل برطانوی وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن یونان سے سیدھے قاہرہ چلے جائیں۔ تاکہ وہاں مصری معاہدے کو آخری شکل دے سکیں۔

روس کی ہوائی فوج امریکی فوج سے بہت بڑی ہے

نیویارک ۲۴ ستمبر۔ مسٹر ہیرلڈ سٹیولاٹ نے کہا ہے کہ غالباً روس کی ہوائی فوج اپنی تعداد اور وسعت کے اعتبار سے امریکی فوج سے بہت بڑی ہے۔ لیکن امریکی ہواباز اور جہاز روسی ہوابازوں اور ہوائی جہازوں سے بہت بہتر ہیں۔

شاہ ایران اور زاہدی حضرت امام رضا کے مزار پر

تہران ۲۴ ستمبر۔ شہنشاہ ایران اور وزیر اعظم مسٹر فضل اللہ زاہدی کل بذریعہ ہوائی جہاز تہران سے مشہد پہنچے۔ جہاں انہوں نے حضرت امام رضا کے مزار کی زیارت کی۔

اقوام متحدہ بہترین انسانی تنظیم ہے

نیویارک ۲۴ ستمبر۔ امریکہ کے صدر آئزن ہاور نے کہا ہے کہ تمام ناکامیوں کے باوجود اقوام متحدہ ہی ایک ایسا ادارہ ہے کہ جس کی مدد سے مختلف معاملات کو پُرامن طریقے سے حل کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا یہ بہترین انسانی تنظیم ہے۔ جو لڑائی کے ذریعہ جھگڑے طے کرانے سے روکتی ہے۔ اور اقوام عالم کو ایسا ماحول مہیا کرنے میں مدد دیتی ہے۔ کہ جس میں پُرامن طریقے پر جھگڑے طے ہو سکیں۔

سزائے موت کی تردید

تہران ۲۴ ستمبر۔ حکومت ایران کے ترجمان حمیدی نوری نے لنڈن میں شائع شدہ خبروں کی تردید کی ہے کہ سابق وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا ہے۔ اور یہ کہ انہیں برسر عام پھانسی دی جائے گی۔ ترجمان نے کہا ڈاکٹر مصدق کے خلاف ابھی غداری کے الزام میں مقدمہ نہیں چلا ہے۔

امریکی اخبار نویس ماسکو میں

ماسکو ۲۴ ستمبر۔ امریکی یونیورسٹیوں کے تین ایڈیٹر روس کے غیر سرکاری دورے پر کل یہاں پہونچے۔ ان اخبار نویسوں کے نام یہ ہیں مسٹر ڈیوے برج، مسٹر سینڈر ہولینڈر اور مسٹر مالک ایڈمنڈ

آگ لگانے کی کوشش ناکام بنا دی گئی

تہران ۲۴ ستمبر۔ آج اور کل ہوائی فوج کے محافظوں نے گیس کے ذخیروں کو آگ لگانے کی کوشش ناکام بنا دی۔ ہوائی فوج کے دو کمیونسٹ افسر گیس کے ٹنکوں کے قریب دیکھے گئے۔ انہوں نے دیاسلائی جلا کر ایک ٹینک میں پھینک دی۔ جس سے یک دم آگ بھڑک اٹھی۔ لیکن ہوائی فوج کے محافظوں کی چابکدستی سے اس پر جلد ہی قابو پا لیا گیا۔ دونوں کمیونسٹ افسر فرار ہو گئے۔

بیریا اسپین میں پناہ گزین ہے

میڈرڈ ۲۴ ستمبر۔ یہاں کے ایک مقامی اخبار کی اطلاع کے مطابق روس کے معزول شدہ لیڈر بیریا روس سے فرار ہونے کے بعد سپین آ گئے ہیں۔ اور آجکل یہیں روپوش ہیں۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ امریکہ کے محکمہ تفتیش کے بعض نمائندے اس غرض سے یہاں پہونچ گئے ہیں کہ وہ بیریا سے ملاقات کر کے اسے شناخت کریں اور اسے قبول ...

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۲۵ تبوک ۱۳۳۲ ھش

بڑی طاقتوں کو اپنے طرزِ عمل کا محاسبہ کرنا چاہیئے

پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے انجمن اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے جو یہ فرمایا ہے کہ

"جب تک اخوت کے اصولوں کو مکمل طور پر تسلیم نہ کیا جائے گا۔ اور وہ مقاصد جو انجمن اقوام متحدہ کے چارٹر میں بیان کئے گئے ہیں ہر طرف کامیاب ہوتے ہوئے نظر نہیں آئیں گے انسانوں میں کبھی امن نہیں ہو سکتا۔"

اس ضمن میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے امریکہ کے سٹیٹ سیکرٹری مسٹر جان فاسٹر ڈلس کی تقریر کا بھی ذکر فرمایا۔ جو انہوں نے گزشتہ بدھ کو جنرل اسمبلی میں کی تھی۔ اور جس میں انہوں نے اقوام متحدہ کے چارٹر میں بیان کردہ مقاصد کے حصول کے لئے بڑا اشتیاق ظاہر فرمایا ہے۔

اس وقت دنیا میں بدامنی اور تباہی کے جو آثار نظر آ رہے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ وہی ہے جس کی طرف چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اقوام متحدہ کی سٹیج پر نہایت حق گوئی کے جذبہ کے ساتھ صاف صاف اشارات فرمائے ہیں۔ بے شک امریکہ کے سٹیٹ سیکرٹری مسٹر ڈلس نے بھی انجمن اقوام متحدہ کے چارٹر کے مقاصد کے حصول کے لئے بڑے اشتیاق کا اظہار فرمایا ہے۔ لیکن چوہدری ظفر اللہ خان کا یہ اعلان ایک ایسے شخص کا اعلان ہے۔ جس کا دل و دماغ اپنے ان الفاظ کے مفہوم سے پورا پورا متفق ہے۔ اور جس کا لفظ لفظ اس کیفیت میں رچا ہوا ہے۔ جس کے اظہار کے لئے ان الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے مسٹر ڈلس کے اشتیاق کی صداقت پر ہمیں ہرگز کوئی شبہ نہیں ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے۔ وہ دل سے ایسا ہی چاہتے ہیں۔ مگر پھر بھی ان کے اور چوہدری صاحب دونوں کے پس منظر، ماحول اور مطمح نظر میں ایک بیّن فرق ہے۔ مسٹر ڈلس اس قوم کے نمائندہ ہیں۔ جو اس وقت مادی لحاظ سے شائد دنیا کی تمام اقوام سے صرف طاقتور ہی نہیں بلکہ جو تمام دنیا پر چھا جانا چاہتی ہے۔ اور دنیا کے تمام کاروبار میں بلا شرکت غیرے لیڈر بننے کی کوشش کر رہی ہے۔ صاف صاف لفظوں میں وہ اس قوم کے فرد ہیں۔ جو دنیا کا سب سے بڑا پردھان بننے کی خواہشمند ہے۔ جس کا خواہ لفظوں میں وہ انکار ہی کرے مگر عمل سے بدیہی طور پر اظہار کر رہی ہے۔ اور جسکو تمام دنیا کی اقوام محسوس کر رہی ہیں۔ اس لئے مسٹر ڈلس کا نقطۂ نظر خواہ کتنا ہی وسیع اور فیاضانہ کیوں نہ ہو۔ موجودہ امریکہ کے عزائم کے رنگ سے کلی طور پر مبرّا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اس سیاسی پالیسی سے مبرّا ہو سکتا ہے۔ جس کو امریکہ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے فی الحال ضروری سمجھتا ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے کہ جب مسٹر ڈلس دنیا میں قیام امن اور انجمن اقوام متحدہ کے چارٹر کے مقاصد کے حصول کے لئے اشتیاق ظاہر کرتے ہیں۔ تو ان کی نیت وہ نہیں ہوتی۔ جو ان کے الفاظ سے ٹپکتی ہے۔ وہ واقعی دل سے اشتیاق رکھتے ہیں۔ کہ دنیا میں کبھی ایسا زمانہ آ جائے۔ کہ انجمن اقوام متحدہ کے چارٹر میں جو مقاصد بیان کئے گئے ہیں۔ ان پر تمام دنیا میں عمل ہو رہا ہو۔ ہم صرف ان کی موجودہ ذہنیت کا نفسیاتی تجزیہ کر رہے ہیں۔ اور آپ کے الفاظ کے پیچھے جو قوتیں اس وقت عمل پیرا ہیں۔ ان کا جائزہ لے رہے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے قومی ماحول سے علیحدہ ہو کر فطرتاً کچھ کہہ بھی نہیں سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ مسٹر ڈلس فرانس کے ان جذبات کا جن کی وجہ سے وہ ہند چینی کو آزادی دینے پر رضامند ہوا ہے۔ صحیح چہرہ نہیں دکھا سکے۔ انہوں نے یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ فرانس نے جو کچھ کیا ہے۔ گویا وہ انجمن اقوام متحدہ کے چارٹر کے مقاصد کی کامرانی کے لئے کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی اس تقریر میں فرمایا کہ

"۳ جولائی کے فرانسیسی اعلان کے پیش نظر اس عذر کے لئے کوئی بنیاد نہیں رہتی کہ "متحدہ ریاستیں" محض نوآبادیاں تھیں۔ اور اشتراکی جنگ مقصد آزادی کے حصول کے لئے چھیڑی گئی تھی۔"

مسٹر ڈلس کی ان الفاظ سے غرض اشتراکی روس کو متہم کرنا ہے۔ کہ اس نے ہند چینی کی جنگ آزادی کو خواہ مخواہ ہوا دی۔ ورنہ فرانس ہمیشہ کے لئے اس پر کوئی اپنا سامراجی قبضہ نہیں رکھنا چاہتا تھا۔ بلکہ ملک آزادی کے قابل بنا کر . . . . . . ملک کو خود اہل ملک کے حوالہ کر دینا چاہتا تھا۔ جیسا کہ واقعی اس نے ۳ جولائی کے اعلان سے واضح کر دیا ہے۔

اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ مسٹر ڈلس فرانس جیسی سامراجی اقوام کی نیک نیتی پر پورا پورا ایمان رکھتے ہیں۔ اور دنیا کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں۔ کہ ان سامراجی اقوام نے دوسری قوموں کو ان کے فائدے کے لئے محکوم کر رکھا ہے۔ گویا خود مسٹر ڈلس اشتراکی روس کے جنگ آرائی کے بہانے کے چہرہ سے نقاب اٹھانے کے لئے اس رسوائے عالم عذر کا استعمال کر رہے ہیں۔ جو دوسری سامراجی مغربی اقوام اور شاید اب خود امریکہ بھی پسماندہ اقوام کو اپنا محکوم رکھنے کے لئے انہیں مہذب اور حکومت خود اختیاری کے قابل بنانے کا پیش کیا کرتی ہیں۔

ہند چینی میں اشتراکیت کی جنگ آرائی اشتراکی روس کی نیک نیتی پر جس طرح دال نہیں۔ اسی طرح فرانس کا اعلان آزادی بھی اس کی نیک نیتی کی دلیل نہیں۔ اس نے یہ اعلان اس لئے نہیں کیا۔ کہ ہند چینی اب آزادی اور حق خود اختیاری کے استعمال کے قابل ہو گیا ہے۔ بلکہ اس نے اس لئے کیا ہے۔ جیسا کہ پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے واضح فرمایا ہے۔ کہ فرانس اب طاقت سے اس کو محکوم نہیں رکھ سکتا تھا۔ کیونکہ ہند چینی لڑنے مرنے پر تیار ہو گیا ہے۔ اور اس نے اپنی جدوجہد کو تشدد کی حد تک پہنچا دیا ہے۔ چودھری صاحب کے الفاظ ہیں

"ہند چینی کی اس تشدد کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ کہ فرانس اعلان آزادی پر مجبور ہو گیا ہے۔ یہ اعلان ہرگز اس امر کی شہادت نہیں ہے۔ کہ فرانس نے اب اس لئے کیا ہے۔ کہ وہ پرامن تبدیلی سے آزادی اور حریت کا ارتقا چاہتا تھا۔ بلکہ یہ تو تشدد کی جدوجہد کی کامیابی کا ثبوت ہے۔"

ہمیں امید ہے۔ کہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی اس وضاحت سے مسٹر ڈلس سبق حاصل کریں گے۔ کہ اگر وہ واقعی انجمن اقوام متحدہ کے چارٹر کے مقاصد کی کامیابی دیکھنے کا اشتیاق رکھتے ہیں۔ تو انہیں نہ صرف اشتراکی روس کے عزائم کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ انہیں اپنا اور اپنے دوستوں کے طرز عمل کا محاسبہ کرنا پڑیگا۔ اور اشتراکی روس کے جنگ آرائی کے عذر کو بے نقاب کرنے کے ساتھ ساتھ سامراجی اقوام کا دوسرے ملکوں کو تہذیب اور حق خود اختیاری کے قابل بنانے کے عذر کی غیر معقولیت کو بھی واشگاف کرنا پڑے گا۔

اس ضمن میں چودھری محمد ظفر اللہ خاں کے یہ الفاظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

"جب تک ایک قوم دوسری قوم پر سیاسی یا اقتصادی تفوق حاصل کرنے کی کوشش کرتی رہے گی۔ اس وقت تک دنیا میں کبھی امن قائم نہ ہو سکے گا۔ ضروری ہے۔ کہ دوسری قوموں پر اقتدار حاصل کرنے کے جذبہ کو دبایا جائے۔ خواہ وہ اقتدار سیاسی ہو یا اقتصادی۔ اس کے بغیر قیام امن کی ہر کوشش رائیگاں جائیگی۔"

مغرب کے لوگ اسلام سے کیوں دور ہیں

امریکہ میں پرنسٹن یونیورسٹی اور کانگرس کی لائبریری کی طرف سے مشترکہ طور پر گزشتہ دنوں اسلامک کلچر کے متعلق جو مباحثہ منعقد ہوا تھا۔ وہ اس ماہ کی بیس تاریخ کو ختم ہو گیا ہے۔ اس مباحثہ میں مشرق وسطی، ایشیائی اور امریکی انجمنوں کی طرف سے تقریباً ۱۷ سکالرز نے حصہ لیا۔ اور زیادہ تر بحث "دور جدید میں اسلام کے مسائل" پر ہوتی رہی۔ پاکستان کی طرف سے بھی ایک نمائندہ وفد آنریبل وزیر تعلیم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کی قیادت میں اس مباحثہ میں شرکت کے لئے امریکہ گیا تھا جس کے ایک رکن جناب مظہر الدین صاحب صدیقی انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک کلچر لاہور کے فیلو بھی تھے۔ مباحثہ کے اختتام پر واشنگٹن میں جناب صدیقی صاحب نے ایک بیان میں اس مباحثہ کی افادیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے مسلمانوں اور عیسائیوں کے مذہبی اور ثقافتی مسائل کے بارے میں باہمی مفاہمت کو بڑی ترقی ہوئی ہے۔ اور امریکن اہل علم کو براہ راست مسلمانوں سے اسلام کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ اس بیان میں آپ نے اس وجہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ کہ مغربی لوگوں کے خیالات اسلام کے متعلق اس قدر غلط اور بے بنیاد کیوں ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ "اسلام اور مسلمانوں کے متعلق بعض مغربی باشندوں کے تاثرات اس لئے غلط ہیں۔ کہ ان کو اسلام کے متعلق جو کتابیں ملتی ہیں وہ زیادہ تر غیر مسلموں کی لکھی ہوئی ہیں۔"

جہاں تک صدیقی صاحب کی اس بیان کردہ وجہ کا تعلق ہے۔ وہ بالکل ٹھیک اور سو فی صدی درست ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مغرب کے لوگوں نے اسلام کو براہ راست سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ (اور جس میں خود ہمارا بھی قصور ہے کہ ہم نے ان کے سامنے براہ راست اسلام پیش ہی نہیں کیا) ان کا اسلام کے متعلق علم صرف انہی کتب تک محدود ہوتا ہے۔ جو مغربی عیسائی مصنفوں نے جانبدارانہ اور متعصبانہ رنگ میں اسلام کے متعلق لکھی ہیں۔ اور جن میں سر بسر قدم پر نیش زنی اور تعریض و تشنیع سے کام لیکر اسلام کو عیسائیت کے مقابلے میں جبر و تشدد اور ظلم و اکراہ کا مذہب ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ ان لوگوں کے ذہنوں میں اسلام کا دہی بھیانک

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ کلام

تلوّن

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

ارے مُسلم طبیعت تیری کیسی لاابالی ہے۔
ترے اعمال دُنیا سے جُدا۔ فطرت نرالی ہے

خُدا کو دیکھ کر بھی تو کبھی خاموش رہتا ہے
کبھی اک زشت رُو کو دیکھ کر اے واہ کہتا ہے

کبھی اک چشمۂ صافی کے ہمسائے میں بستا ہے
کبھی اک قطرۂ آبِ مُقطّر کو ترستا ہے

کبھی خروار غلّے کے اٹھا کر پھینک دیتا ہے
کبھی چیونٹی کے ہاتھوں سے بھی دانہ چھین لیتا ہے

کبھی آفاتِ ارضی و سماوی سے ہے ٹکراتا
کبھی لُو بھی جو لگ جائے تو تیرا مُنہ ہے مُرجھاتا

کبھی کہتا ہے تُو اللہ کو کس نے بنایا ہے؟
کبھی کہتا ہے رازِ خلقِ دُنیا کس نے پایا ہے؟

کبھی اللہ کی قُدرت کا بھی انکار ہے تجھ کو
کبھی انسان کی رفعت پہ بھی اصرار ہے تجھ کو

کمالِ ذاتِ انسانی پہ سو سو ناز کرتا ہے
مگر شانِ خداوندی پہ سو سو حرف دھرتا ہے

جو راحت ہو تو مُنہ راحت رساں سے موڑ لیتا ہے
مُصیبت ہو تو اس کے در پہ سر تک پھوڑ لیتا ہے

جہانِ فلسفہ کی علّتوں کا چارہ گر ہے تُو
مگر جو آنکھ کے آگے ہے اس سے بے خبر ہے تُو

تُو مشرق کی بھی کہتا ہے تُو مغرب کی بھی کہتا ہے
مگر رازِ درونِ خانہ پوشیدہ ہی رہتا ہے

سرود و ساز و رقص و جامِ انگوری و مے خواری
پھر اس کے ساتھ تکبیریں بھی ہیں کیسی ہے خودداری؟

اگر چاہے تو بندے کو خُدا سے بھی بڑھا دے تُو
اگر چاہے تو کرّوبی کو دوزخ میں گرا دے تُو

غُلامی روس کی ہو یا غُلامی مغربیت کی
کوئی بھی نام رکھ لے تو وہ ہے زنجیر لعنت کی

تُو آزادی کا ٹھپّہ کیوں غلامی پر لگاتا ہے
غلافِ فوضویّت لے کے قرآں پر چڑھاتا ہے

یہ کھیل اضداد کی عرصہ سے تیرے گھر میں جاری ہے
کبھی ہے مارکس کا چرچا کبھی درسِ بُخاری ہے

مُسلمانی ہے پر اسلام سے ناآشنائی ہے
نہیں ایمان کسبی - باپ دادوں کی کمائی ہے

کبھی نعروں پہ تو قرباں کبھی گفتار پر قرباں
مرے بھولے صنم میں اس ترے کردار پر قرباں

فکر و نظر

اسے علیحدگی کہیں گے یا وابستگی؟

احمدیت کا نصب العین دنیا میں اسلام کو سربلند کرنا ہے۔ اسی اعتبار سے ہر اس تحریک کا مقابلہ کرنا اس کا فرض منصبی قرار پاتا ہے۔ جو اسلام کے مفاد سے ٹکرائے اور اس فرض کو جماعت احمدیہ نے ہمیشہ ادا کیا ہے۔ اور ہمیشہ ادا کرتی چلی جائے گی انشاء اللہ

جب اسلام یا مسلمانوں کی حفاظت وبقا کا سوال درپیش ہو۔ تو جماعت احمدیہ کے جذبات کیا ہوتے ہیں؟ اس کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک مضمون کے چند اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں یہ مضمون حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۲۶ء میں اس وقت رقم فرمایا۔ جبکہ سرزمین حجاز میں امیر ابن سعود اور شریف مکہ کے درمیان جنگ چھڑ جانے کی وجہ سے مقامات مقدسہ کی عزت و حرمت خطرہ میں پڑ گئی تھی۔ حضور نے اس مضمون میں فرمایا۔

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دوسرے مسلمان ہم کو کافر کہتے ہیں...... لیکن جو تعلقات ہمارے اسلام سے ہیں وہ ہمیں مجبور کرتے ہیں۔ کہ ہم ان کاموں میں دخل دیں جن کا تعلق اسلام سے ہے۔ اور اس وجہ سے دخل دینے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ بعض مسلمان کہلانے والے ہم سے ناراض ہیں۔ اور وہ ہمارا دخل گوارا نہیں کرتے۔ دیکھو اگر ایک بھائی کسی مصیبت میں گرفتار ہو۔ تو اسے اس لئے نہیں چھوڑا جا سکتا۔ کہ وہ ہم سے ناراض ہے۔ بلکہ انسانیت اور شرافت کا یہی تقاضا ہے کہ باوجود اسکی ناراضگی کے باوجود اس کے ناپسند کرنے کے پھر بھی اسکی امداد کی جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمارا ابنیت کا تعلق ہے۔ وہ ہمارے روحانی باپ ہیں۔ اور ہم انکے روحانی بیٹے ہیں۔ دوسرے مسلمان بھی آپ سے یہی تعلق رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ...... پس اگر کسی باپ کے بیٹے آپس میں لڑیں بھی۔ تو جب باپ کی عزت اور حرمت خطرہ میں ہو۔ اس وقت آپس کی لڑائی کی کوئی پرواہ نہیں کی جا سکتی۔ ......

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر سب سے محبت رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی اگر ہم محبت رکھتے ہیں۔ تو صرف اسی لئے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام تھے اور آپ کو جو کچھ حاصل ہوا۔ آپ کی غلامی کی وجہ سے حاصل ہوا۔" (الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۲۶ء)

یہ بیان نہایت واضح اور صاف ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ اس والہانہ تعلق وعقیدت کو ظاہر کر رہا ہے۔ جو جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام کو اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ستودہ صفات سے ہے۔ یہ تعلق و عقیدت محض الفاظ تک محدود نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کا عمل ہمیشہ اس بیان کی تائید کرتا رہا ہے۔ چنانچہ برعظیم ہندوپاکستان کی جدوجہد آزادی میں جب بھی کوئی ایسا مرحلہ آیا۔ کہ دشمن نے اسلام اور اسلام کے نام لیواؤں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ واقعات شاہد ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ نے ہمیشہ اپنے تمام ذرائع مسلمانوں کی ہمدردی، ان کی رہنمائی اور ان کی مدد کے لئے وقف کر دیئے۔

لیکن آہ جو جماعت ہمیشہ دشمنان اسلام کے سامنے سینہ سپر ہو کر مسلمانوں کی مدد کرتی رہی۔ آج اس کے متعلق یہ مشہور کیا جا رہا ہے۔ کہ اس نے مسلمانوں سے علیحدگی اور بے اعتنائی کا سلوک روا رکھا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ عملاً مسلمانوں سے کٹ چکی ہے۔ اور یہ دیکھ کر اور بھی افسوس ہوتا ہے۔ کہ ایسا کہنے والے وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے تئیں اسلام کے اجارہ دار سمجھتے ہیں۔ اگر ہر مرحلے اور ہر موقعہ پر مسلمانوں کی ہمدردی مدد اور راہنمائی کرنے کے معنے مسلمانوں سے کٹ جانا ہوتا ہے۔ تو ہمیں بتایا جائے کیا جدوجہد آزادی میں مسلمانوں کی مخالفت کرنے اور ان کے راہنماؤں کی تضحیک کا نام ان میں شامل ہونا ہوتا ہے؟

فلمی رسائل میں "اسلامی دستور" کا نعرہ

"اسلامی دستور بناؤ" "اسلامی قوانین نافذ کرو" یہ نعرے ان دنوں ہمارے ملک میں ایک سیاسی سٹنٹ بن گئے ہیں۔ جو شخص بھی حکومت کی مخالفت کے لئے اٹھتا ہے۔ بس ان نعروں کو اڑا لیتا ہے۔ اور حد یہ ہے۔ کہ بعض ایسے طبقے بھی یہ نعرہ لگانے سے گریز نہیں کرتے۔ جن کے دن رات کے مشاغل اسلامی دستور کی کھلم کھلا تضحیک کے مترادف ہیں۔

مثلاً کراچی سے ایک فلمی سہفت روزہ اخبار "تازیانہ" شائع ہوتا ہے۔ جس میں شروع سے آخر تک فلموں۔ ان میں کام کرنے والی ایکٹرسوں اور ایکٹروں کا تذکرہ اور ان کے حسن و عشق کا چرچا ہوتا ہے۔ گزشتہ ماہ اس کا "آزادی نمبر" شائع ہوا۔ جو فلمی ستاروں کی کم وبیش تیس تصویروں سے مزین ہے۔ اور ۳۵ صفحات صرف فلمی اشتہارات کے لئے مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔

اب اسی آزادی نمبر کے ایڈیٹوریل میں سے چند فقرات ملاحظہ ہوں:۔

"پاکستانی مسلمان پاکستان کی چھٹی سالگرہ کے موقع پر حکومت سے ان اسلامی قوانین کے نفاذ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جو مسلمانوں کے وجود کا مقصد اولین ہے۔"

اسلام کے اجارہ داروں کو اپنے یہ نئے فلمی رفقاء مبارک ہوں۔ امید ہے۔ کہ انہیں "صالحیت" کا سرٹیفکیٹ ضرور دے دیا جائیگا۔

یہ انسانیت سے ہمدردی کا دم بھرنے والے!

لنڈن کی ایک خبر ہے۔

"کوریا میں امریکی فوج کے سابق کمانڈر انچیف جنرل جیمس وان فلیٹ نے جو کل رات لنڈن پہنچے ہیں بتایا ہے کہ کوریا کی جنگ میں کم از کم ایک لاکھ بچے یتیم ہوئے۔ کم سے کم تین لاکھ بیوائیں اور تین لاکھ معذور ایسے ہیں۔ جن کی خبر گیری کرنا پڑے گی۔ بیس لاکھ سے زیادہ مکانات تباہ ہوئے۔" (انجام)

یہ دنیا کے وسیع وعریض رقبہ میں سے ایک چھوٹے سے حصہ میں جنگ کی تباہ کاری کی تفصیل ہے۔ اس سے خود اندازہ لگا لیجئے۔ کہ بڑی جنگوں میں تباہی اور بربادی کی کیفیت کس درجہ ہولناک ہوتی ہوگی۔ لیکن ان ایک لاکھ بچوں کو یتیم کرنے۔ تین لاکھ عورتوں کو بیوہ اور تین لاکھ افراد کو جسمانی طور پر معذور کرنے کا گناہ کس کے سر ہے؟ یقیناً انہی مہذب طاقتوں کے سربراہوں نے کوریا کے عوام کو ذاتی اغراض کے ماتحت جنگ میں دھکیلا۔ ان طاقتوں کی سب سے نمایاں خصوصیت ہی یہ ہے۔ کہ ان کا ہر بیان امن اور انسانیت کی ہمدردی کے دعووں سے شروع ہوتا ہے۔ اور انہی دعووں پر ختم ہوتا ہے۔ لیکن ان کا ہر فعل دنیا کو بڑی سرعت سے تباہی وبربادی کی طرف لے جا رہا ہے۔

یہ برائیاں کس طرح دور ہوں؟

ہمارے ہاں یہ چرچا تو عام ہے۔ کہ حکومت کنبہ پروری۔ رشوت ستانی اور بددیانتی کو دور کرے۔ لیکن سنجیدگی سے یہ غور کرنے اور سوچنے کی توفیق کم ہی کسی کو ملتی ہے۔ کہ یہ برائیاں آخر کس طرح دور ہوں؟ جبکہ قوم کے ہر طبقہ میں کم وبیش ان برائیوں کے جراثیم موجود ہیں۔ حکومت زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتی ہے۔ اور وہ کرتی بھی ہے۔ کہ ان برائیوں کو دور کرنے کے لئے ایک الگ محکمہ قائم کر دے۔ لیکن اگر اس محکمہ کا سٹاف بھی انہی برائیوں میں ملوث ہو۔ تو پھر اس کا کیا علاج؟

حقیقت یہ ہے۔ کہ ان برائیوں کا تعلق قلوب کے بگاڑ سے ہے۔ اور قوم کے قلوب کی اصلاح اس وقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ قومی اخلاق کو حقیقی مذہبی روح کی بنیاد پر بلند کرنے کی اجتماعی کوشش نہ کی جائے۔ یہ وہ نکتہ ہے۔ جس کی طرف بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔ حالانکہ مغرب کے کفر والحاد میں پلنے والوں میں سے بعض اسے اب محسوس کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ پولیس کے اعلیٰ افسروں کی ساتویں سالانہ بین الاقوامی کانفرنس میں اس کے صدر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"ہماری کتابوں اور تفریحی پروگراموں نے ۹۹ فی صدی بچوں کو اخلاق بگاڑنے اور جرم کرنے کے طریق سکھائے ہیں۔ اور صرف ایک فی صدی لٹریچر ان کی اصلاح کے لئے ہوتا ہے۔۔۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ مذہب کو پھر زندہ کر کے اخلاقی بنیادیں مضبوط کی جائیں۔" (جنگ)

یہ فطرت کی آواز ہے۔ جو مغرب سے بلند ہوئی ہے۔ جو نوجوان مغرب کے لٹریچر پر آسمانی وحی کی طرح ایمان لانے کے عادی ہیں۔ اور مذہب کو جاہلیت سے تعبیر کیا کرتے ہیں۔ کیا وہ اس اعتراف حقیقت سے سبق حاصل کریں گے

(خورشید احمد)

خریداران المصلح

کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احباب کرام کی سہولت اور پرچہ کی خریداری کو وسیع کرنے کے لئے پرچہ کی قیمت پر نظر ثانی کر کے اور چھ پیسے فی پرچہ مقرر کی گئی ہے۔ اس لئے ایجنٹ صاحبان کے ساتھ اس کے مطابق معاملہ کریں۔ اور کوئی شکایت ہو تو دفتر ہذا کو براہ راست اطلاع دیں۔ (مینیجر)

درخواستہائے دعا

میری اہلیہ کئی دنوں سے بخار اور جوڑوں کی دردوں سے بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفا کاملہ وعاجلہ بخشے

(مولا بخش کاندیڑ یوپشاور چھاؤنی)

(۲) برادرم مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب کالیوں محمود آباد اسٹیٹ عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اور آج کل حالت نازک ہے۔ احباب جماعت دردِ دل سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

دعا گو خاکسار محمود حمید ۹۔ پاک سیکرٹریٹ کراچی)

(۳) میرا بڑا بھائی سید محمد خیر البشر محمود احمد صاحب لاہور کے انجینئرنگ کالج میں امتحان دے رہے ہیں احباب ان کے اچھے نمبروں پر پاس ہونے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار ظفر اقبال پاکپتن (۴) میرے مقدمہ کی سماعت ۲۴ ستمبر کو ہوگی۔ احباب میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (نور احمد چک ۳۲/۲ الف تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری (۵) میرے بھائی مبشر احمد صاحب لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار عزیز احمد جماعت ششم B گورنمنٹ ہائی سکول پبی ضلع پشاور صوبہ سرحد

میری والدہ صاحبہ مرحومہ

(از چودھری البشیر احمد صاحب منوڑہ کراچی)

میری اماں جان کا نام غلام فاطمہ تھا۔ آپ حضرت مولوی فضل دین صاحب مرحومؓ آف کھاریاں کی بڑی لڑکی تھیں۔ قریباً پچپن سال کی عمر میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احمدیت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسے اخلاقِ حسنہ سے متصف کیا تھا۔ کہ ان کی یاد اپنوں کو چھوڑ کر غیروں کے دلوں میں بھی زندہ ہے

جماعت کے لئے درد

جب آپ کی شادی میرے والد ماجد چودھری محمد ابراہیم صاحب آف سماعیہ ضلع گجرات سے ہوئی تو ہمارے گاؤں میں صرف ابا جان ہی احمدی تھے۔ اماں جان کی آمد سے ایک نیا ماحول پیدا ہوا۔ بعد ازاں گاؤں میں رفتہ رفتہ جو جماعت پیدا ہوئی۔ اس میں اماں جان کا بہت حد تک حصہ تھا۔ بعض قریب کے دیہات میں چھوٹی چھوٹی جماعتیں قائم تھیں۔ ان جماعتوں کی عورتوں اور بچوں کی تربیت کے لئے کئی کئی میل پیدل چل کر جایا کرتی تھیں۔ ان کی روحانی اور جسمانی خدمت کرتیں۔ دیہات میں شادی غمی کے موقعوں پر عورتوں کو بدعات سے روکتیں۔ اور تبلیغ کرتیں اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا طریق کلام عطاء کیا تھا۔ جو دلوں میں غیر معمولی اثر کرتا:

دین کے لئے قربانی

ہمارے گھر میں کئی مواقع ایسے پیش آئے۔ جب والد صاحب کو کئی کئی ماہ تک گھر سے غیر حاضر رہنا پڑا۔ عام طور پر یہ کوئی عجیب بات نہیں سمجھی جاتی۔ لیکن ایک زمیندار گھرانے میں۔ جہاں کاشتکاری بھی کی جاتی ہو گھر کے اصل کارکنوں کا زیادہ عرصہ کے لئے غیر حاضر رہنا خصوصاً جب کہ کافی مویشی وغیرہ رکھے ہوئے ہوں۔ کوئی معمولی بات نہیں۔ ان حالات میں اماں جان تمام بوجھ خود اٹھالیتیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ جسمانی لحاظ سے وہ اس قابل نہیں تھیں۔ کہ ایک زمیندار گھرانے کا سارا اندرونی اور بیرونی کام خود اٹھا سکیں۔ لیکن عملی طور پر اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہوئی تھی۔ مثلاً جب ہندوؤں نے ملکانہ میں ارتداد کی تحریک شروع کی۔ تو والد صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر اپنا نام پیش کیا۔ والدہ صاحبہ نے ان کو بخوشی ملکانہ جانے کے لئے تیار کیا۔ اور ان کو تسلی دی کہ گھر کا کوئی فکر نہ کریں۔ اور اپنی مدت تبلیغ پوری کر کے آئیں۔ میں خود سارا کام کر ڈالوں گی اور سنبھال لوں گی اس سال فصل کی کمی تھی۔ مویشی بہت تھے اور چارہ نہیں تھا۔ اور میں بھی اسی سال پیدا ہوا تھا۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود۔ ان کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہ آئی۔

والد صاحب ملکانہ میں اپنا عرصہ تبلیغ مکمل کرنے کے بعد تشریف لائے۔ اسی طرح فسادات ۱۹۴۷ء کے دنوں میں بھی اماں جان نے کئی قربانیاں کیں۔ حالانکہ اب ان کی صحت اس قابل نہیں تھی۔

مہمان نوازی

مہمان نوازی میں اپنے اور پرائے میں تمیز نہ فرماتیں۔ ایک دفعہ ایک مہمان آیا۔ اور اس نے باہر سے آواز دی۔ میں نے دروازہ کھولا۔ اور بیٹھک کے اندر بیٹھنے کے لئے کہا۔ لیکن اس نے ایک پیغام دیا اور جانے کے لئے تیار ہو گیا۔ میں نے اسے روک کر یہ بات اماں جان کو بتائی۔ انہوں نے فرمایا اسے بالکل نہ جانے دو۔ اور خود پانی وغیرہ تیار کرنے لگ گئیں۔ اس مہمان کو بڑے اصرار کے ساتھ پانی پلوا کر جانے کی اجازت دی۔ اس کی روانگی کے بعد مجھے فرمانے لگیں عرصہ ہوا یہ شخص ایک دفعہ ہمارے گھر آیا تھا۔ لیکن وہ ایسا موقعہ تھا کہ مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے۔ میں اس کی خدمت کرنا بھول گئی۔ لیکن میری یہ غلطی میرے دل میں بیٹھ گئی۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ آج آ گیا اور میں تھوڑی بہت مہمان نوازی کا حق ادا کر سکی۔

غرباء پروری

غریبوں اور مسکینوں کی خدمت میں وہ خوشی محسوس کرتی تھیں۔ تقسیم ملک کے وقت جب ہجرت ہوئی تو میں قادیان میں تھا۔ میں جب قادیان سے آیا تو مجھ سے لوگوں کے مصائب کی تفصیل سن کر ان کو بہت تکلیف ہوئی۔ مجھے فرمانے لگیں کہ ان مشکلات میں لوگوں کے بھرے ہوئے گھر خالی ہو گئے۔ اس لئے میرا بھی ارادہ ہے کہ قبل اس کے کہ وہ دن آئے میں اپنے گھر کو خود ہی خالی کر دوں۔ تاکہ ہمارا سامان کسی کے کام آئے۔ اور خدا تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے۔ چنانچہ جب سردیوں میں گرم کپڑوں کی تحریک ہوئی۔ تو اماں جان نے بڑے صندوق کھول کر ہر قسم کے لحاف اور رضائیاں وغیرہ نکال کر دیدیں۔ چھوٹی بچیاں چونکہ ان کے وسیع قلب کا اندازہ نہیں لگا سکتی تھیں۔ اس لئے انہوں نے اچھی اچھی رضائیوں کے دینے کی مخالفت کی۔ اماں جان ان کو فرمانے لگیں۔ تم کون ہو جو مجھے اس کام سے روک سکو۔ میں ایسا ہی کروں گی۔ وہ وقت گذر گیا۔

ایک دو سال کے بعد اماں جان نے پھر گھر کی ضروریات کے لئے گرم کپڑے بنوا لئے۔ اور اپنے بچوں کو فرمانے لگیں۔ دیکھو میں نے خدا تعالیٰ کے رستے میں کپڑے دیے تھے۔ اسی لئے مجھے خدا تعالیٰ نے پھر توفیق دی ہے۔ کہ نئے کپڑے بنوا سکوں۔ اور اب تم یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہماری والدہ نے گھر خالی کر دیا ہے۔

حضرت ام المومنینؓ سے عشق

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان کو بیٹیوں جیسا عشق تھا۔ ہر سال ان کو قسم قسم کے تحفے بھیجا کرتی تھیں۔ جن میں سرسوں کا سوکھا ہوا ساگ اور گاؤں میں استعمال ہونے والی معمولی معمولی چیزیں مثلاً۔ ستو اور ساگ کاٹنے والی لوہے کی درانتی وغیرہ بھی شامل ہوتے تھے۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ان کو بہت یاد رکھتی تھیں۔ اور ہمارے علاقہ سے آنے جانے والی عورتوں سے اماں جان کے متعلق پوچھتے رہتے تھے۔

فالحمد علیٰ ذالک

اولاد کی تربیت

اپنی اولاد کی تربیت کی طرف بھی ان کا ہر وقت دھیان رہتا تھا۔ اور ان کی دینی حالت کا خیال ہر لحاظ سے مقدم ہوتا تھا۔ اسی طرح گاؤں کے اکثر بچوں کی تربیت میں ان کا معتدبہ حصہ ہوتا تھا۔ خصوصاً احمدی بچوں کی تربیت آپ کے ہاتھوں ہوتی تھی۔ گاؤں میں تعلیم کی سہولتیں نہیں ہوتیں اسی لئے اپنے بچوں اور بچیوں کو دوسری جگہ تعلیم کے لئے بھجواتے وقت ذرہ بھر بھی گھبراہٹ کا اظہار نہ کرتیں۔ اپنے بچوں کو دین کی خدمت کے لئے تیار کرنے میں ساری عمر قربانی کی۔ اللہ تعالیٰ ان پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور انہیں بہت بلند درجات عطا فرمائے آمین۔

بیمار پروری اور بیماروں کی خدمت

بیماروں کی خدمت اور ان کے علاج میں مدد کرنا بھی آپ کا معمول تھا۔ ہمارے گاؤں میں علاج کی کوئی سہولت نہیں۔ لیکن اماں جان کا وجود عورتوں اور بچوں کے لئے ڈاکٹر یا حکیم سے کم نہیں تھا۔ وہ حکمت وغیرہ نہیں جانتی تھیں۔ لیکن چونکہ بیمار کی تکلیف کا درد ان کے دل میں ہوتا تھا۔ اس لئے اپنی فراست اور تجربہ سے کوئی سادہ سا علاج بتا دیتی تھیں اور ساتھ ہی دعا کرتی تھیں۔ خدا تعالیٰ اکثر ان کی دعاء اور دوا سے شفا دے دیتا تھا۔

دعائیں توجہ اور طریق

آپ مجسم دعا تھیں۔ ان کی دعاؤں کی آواز ابھی تک میرے کانوں میں گونجتی ہے۔ قرآن پاک اور حدیث شریف کی لمبی لمبی دعائیں ان کو یاد تھیں۔ ان کو ایک درد کے ساتھ پڑھتی تھیں۔ پنجابی میں اپنے خاص لہجہ میں دعائیں فرمایا کرتی تھیں۔ ایک دن اس رنگ میں دعا کر رہی تھیں۔ "یا الٰہی آپ تو فرماتے ہیں کہ میں ماں کی دعا کو سنتا ہوں۔ یا الٰہی میں ماں ہوں۔ یا الٰہی آپ تو فرماتے ہیں کہ میں بیمار کی دعا کو سنتا ہوں۔ یا الٰہی میں بیمار ہوں......"

درخواست دعاء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اماں جان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اسی طرح میرے ماموں مولوی سعد الدین صاحب مرحوم دوسرے ماموں ڈاکٹر کریم الدین صاحب مرحوم اور میری بہن جنت النساء بیگم مرحومہ کے لئے بھی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ ہمارے خاندان کے مذکورہ بالا وجود یکے بعد دیگرے چند ہی سالوں میں ہم سے جدا ہوئے۔ ہر لحاظ سے یہ سب مبارک وجود ہمارے خاندان اور جماعت کے لئے بہت قیمتی وجود تھے۔ حضرت اماں جان مرحومہ کو ان عزیزوں کی جدائی اس قدر گراں تھی کہ ان کی قبروں پر جا کر دعا کرنے کی جرأت بھی نہیں کرتی تھیں۔ ...... لیکن بعد میں ایک اور عزیز کی وفات پر ان کو قبرستان جانا پڑا۔ اور ایسے درد سے دعا کی کہ اغلباً اسی دعا کے جوش سے دل پر شدید حملہ ہوا۔ اور قبرستان سے واپسی پر رستے میں ایک آدھ گھنٹہ کے اندر اندر واصل حق ہوئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ ہم کو انہی کی طرح خادم دین بنائے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا بنائے۔ اور ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اسے ہمیں اور ہماری اولادوں کو پر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

خاکسار کی بھاوجہ نہیدہ بیگم اہلیہ شیخ بشیر احمد صاحب جاوید مورخہ ۶/۹/۵۳ صبح پانچ بجے وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب ان کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست دعاء

میری نوشت دامن صاحبہ اہلیہ جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت قادیان عرصہ ایک ماہ سے علیل ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد اختر حفیظ (ایم اے)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی قرارداد تعزیت

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا ایک غیر معمولی اجلاس ۱۴؍ستمبر بروز سوموار صبح آٹھ بجے منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی ہے۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی ممبرات سیدہ اُمّ داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر اپنے انتہائی رنج اور غم کا اظہار کرتی ہیں۔

سیدہ اُمّ داؤد رضی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی نائب صدر تھیں۔ اور لجنہ اماء اللہ کی روح رواں۔ احمدی مستورات کے لئے اُن کا وجود بہت ہی بابرکت تھا۔ آپ ہر وقت عورتوں کی ترقی کے لئے کوشاں رہتی تھیں۔ خاص طور پر جلسہ سالانہ کا انتظام جس عمدگی اور خوبی سے آپ کرتی تھیں۔ اس کی نظیر اور اس نظر نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں...... اعلیٰ درجات عطا فرمائے اور آپکی اولاد کو بھی والدین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مرحومہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا احمدی مستورات کے لئے مشعل راہ تھیں۔ افسوس مستورات اُن کی ہدایات اور نصائح سے محروم ہو گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کو توفیق دے۔ کہ وہ قوم کی اسی طرح خدمت کریں۔ جس طرح آپ کرتی تھیں۔ (سیکرٹری)

ترسیل رقوم کے متعلق نہائت ضروری اعلان

جملہ احباب و سیکرٹریان مال انجمن ہائے احمدیہ کی خدمت میں تاکیدی گذارش ہے۔ کہ مرکز میں چندہ وغیرہ ہر قسم کی رقوم ارسال کرتے ہوئے اُن کی پوری تفصیل بھی ساتھ ہی تحریر فرمایا کریں۔ کہ یہ رقم کس کس جماعت کی طرف سے اور کون کون سے چندہ کی ہے۔ یعنی چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ۔ زکوٰۃ۔ وقف جدید وغیرہ تاکہ اس کے مطابق رقوم داخل خزانہ ہو کر صحیح حساب میں درج ہو سکیں یہ ایک نہائت اہم اور ضروری امر ہے۔ جس کا ضرور خیال رکھا جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال ربوہ)

لاہور میں ایجنٹ مصباح کی ضرورت ہے

مصباح کے لئے اس وقت لاہور شہر و چھاؤنی میں کوئی ایجنٹ نہیں۔ ضرورت مند بھائی دفتر مصباح میں شرائط و دیگر ضروری امور کے متعلق خط و کتابت فرمائیں۔ (مینجر مصباح)

اعلانات

حافظ عبدالرحمن صاحب مرحوم کی ذاتی امانت ؍۱۳۰ صدر انجمن احمدیہ میں ہے۔ اُن کی لڑکی طاہرہ خانم بنت حافظ صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے۔ کہ یہ روپیہ ان کے ورثاء میں تقسیم کیا جائے۔ لہٰذا بذریعہ ہذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس کی تقسیم میں اگر کسی کو اعتراض ہو تو پندرہ یوم کے اندر پیش کرے۔ بعد ازاں فیصلہ کر دیا جائے گا۔ (ناظم دارالقضاء)

(۲) سیکرٹری صاحب آبادی ربوہ کی درخواست ہے۔ کہ غلام رسول صاحب چک ۲۱۵ گ ب تحصیل سمندری نے ۱۰ مرلہ اراضی لینے کے لئے روپیہ داخل کرایا ہوا تھا۔ مگر تاحال اراضی اُن کے نام الاٹ نہیں ہوئی تھی۔ اب مرحوم کے والد علی گوہر صاحب و اہلیہ صاحبہ مرحوم نے اُن کی وفات کی اطلاع دیکر درخواست کی ہے۔ کہ اس اراضی کا دارثان کے حق میں فیصلہ فرمایا جائے۔ اس زمین کا انتقال بنام سائلان پر کسی وارث یا غیر وارث کو اعتراض ہو۔ تو پندرہ یوم کے اندر اطلاع دیں۔ ورنہ بعد ازاں فیصلہ کر دیا جائے گا۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

اہلیہ و ورثاء چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم سفید پوش کی درخواست ہے۔ کہ اُن کی زر امانت تحریک جدید میں سے ؍۱۰؍۳۸۶۶ بحق صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت منتقل کئے جائیں۔ اگر کسی کو اس انتقال پر اعتراض ہو۔ تو بیس یوم کے اندر درخواست دیں۔ (ناظم دارالقضاء)

کراچی میں مصباح کے ایجنٹ

کراچی میں رسالہ مصباح کے ایجنٹ مکرم خالد لطیف صاحب ارچی بلڈ پوسٹنگ ہاؤس ہیں تمام احمدی بہنوں اور بھائیوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان سے مصباح خریدیں اور مصباح کی اشاعت بڑھانے میں ان سے تعاون فرمائیں۔ (مدیرہ مصباح)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

سندھ اور بھارت کی سرحد پر غیر جانبدار علاقہ پولیس کو کمک پہنچائی جائیگی

علاقہ خالی کرا کے ناجائز تجارت کو یکسر ختم کر دیا جائے گا

کراچی ۲۳؍ستمبر۔ حکومت سندھ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سندھ اور بھارت کی سرحد پر ۵ میل چوڑی زمین کو غیر جانبدار علاقہ قرار دے دیا جائے۔ اور جا بجا پڑتال کی چوکیاں قائم کی جائیں۔ دیانتدار اور ہوشیار افسران چوکیوں کے انچارج رہیں گے۔ ناجائز درآمد و برآمد کی روک تھام کے لئے پولیس کو کمک پہنچائی جائیگی۔ جو لوگ اس علاقہ سے اٹھائے جائیں گے۔ انہیں معاوضہ دیکر دوسری جگہ آباد کیا جائے گا۔ زمین اور مالی امداد دی جائے گی۔ اس سلسلے میں ۵۰ ہزار کسانوں پر اثر پڑیگا۔ بھارت کو غذا اور دیگر اشیاء جانے سے روکنے کے لئے حکومت سندھ مختلف قدم اٹھا رہی ہے۔ فی الوقت ان اشیاء کی ناجائز درآمد ویسے بھی کم ہو گئی ہے۔ مگر جاری ضرور ہے۔ چنانچہ پیر علی محمد راشدی وزیر مال سندھ نے انسپکٹر جنرل پولیس سندھ سے کہا ہے۔ کہ سندھ کی سرزمین سے ناجائز تجارت کا قلع قمع کر دیا جائے۔ پیر علی محمد راشدی ۲۷؍ستمبر سے سرحد کا دورہ کریں گے۔ اور خود اس ناجائز تجارت کو ختم کرنے میں خاص دلچسپی لیں گے

شاہ ادریس کا عزم سوئٹزرلینڈ

قاہرہ ۲۴؍ستمبر۔ آج بن غازی میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا۔ کہ لیبیا کے شاہ ادریس ۲۷؍ستمبر کو علاج کے سلسلہ میں سوئٹزرلینڈ جا رہے ہیں۔ ابھی تک آپ کی بیماری کے بارے میں کچھ نہیں معلوم ہو سکا۔

عرب نمائندوں کا ہنگامی اجتماع

بیروت ۲۳؍ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صدر لبنان کمیا ئیل شمعون عرب ملکوں کے صدور اور شاہوں کو عنقریب ہی ایک کانفرنس میں شرکت کی دعوت دینے والے ہیں۔ جس میں عرب دنیا کے تمام مسائل میں عرب پالیسی کو یکساں بنایا جائے گا۔ صدر شمعون گذشتہ ۵ ماہ سے اس کانفرنس میں انعقاد کی تجویز کر رہے ہیں۔ لیکن اب تک اس کے انعقاد کی فرصت نہ مل سکی تھی۔

ایران کے مالی استحکام کے لئے امریکی شکر

واشنگٹن ۲۳؍ستمبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ امریکہ ایران کو ۵۰ لاکھ ڈالر کی شکر بھیج رہا ہے۔ تاکہ حکومت ایران کی مالی حالت کمزور نہ ہونے پائے۔ توقع ہے کہ آئندہ چند ماہ میں ایران کو ایک کروڑ بیس لاکھ ڈالر کی مالیت کی شکر بھیجی جائیگی۔

ایٹمی ہتھیاروں کی مشقیں

سنگاپور ۲۳؍ستمبر۔ ایٹمی ریسرچ کے سلسلہ میں برطانوی وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل کے مشیر اعلیٰ مسٹر شمر ویل بذریعہ طیارہ آسٹریلیا کے راستے یہاں پہنچے۔ جہاں وہ اگلے مہینے خطہ ووموراہ میں ایٹمی ہتھیاروں کی مشقیں دیکھیں گے۔

طیارہ تباہ۔ مسافر بچ گئے

لندن ۲۳؍ستمبر۔ برطانوی یورپین ایرویز کا ایک طیارہ جس میں چودہ مسافر موجود تھے۔ گورنسی (چینل آئیلنڈ) کے مقام پر اترتے وقت تباہ ہو گیا۔ اس کا سبب تند آندھی ہے۔ اس حادثے میں کوئی مسافر زخمی بھی نہیں ہوا۔

مصر کی انقلابی کونسل کا ہنگامی اجلاس

قاہرہ ۲۳؍ستمبر۔ کل بعد دوپہر مصر کی انقلابی کونسل کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ وزیر خارجہ فوازی جلسہ میں قدرے دیر سے پہنچے سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ مذکورہ اجلاس کے بعد خارجہ پالیسی کے بارے میں ایک بیان شائع کیا جائیگا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ اعلان اینگلو مصری مذاکرات کے بارے میں ہوگا۔

یہودیوں کی طرف سے عربوں کو بزور شمشیر ختم کرنے کے ارادے

بغداد ۲۳؍ستمبر۔ عراقی وزارت خارجہ کے خارجی امور کے ڈائرکٹر نے بتایا۔ کہ اردن کے سرحدی دیہات سے بہت سے فلسطینی عرب مہاجر ترک وطن کر کے عراق آ رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ۲۵۰۰ سے زیادہ فلسطینی عرب پیدل اور بذریعہ بس عراق کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ اور بیت المقدس کے علاقہ میں یہودی فوجوں کے اجتماع کی خبر کے بعد بے نقل مکانی اور بڑھ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس نقل وطن سے دریائے اردن کے مغربی کنارے پر سرحدی دیہات کا دفاع متاثر ہوگا۔ اس لئے عرب ملکوں کو اردن کے ہوم گارڈ کو مستحکم بنانے میں حصہ لینا چاہیئے۔

امریکی اساتذہ کراچی میں

کراچی ۲۳؍ستمبر۔ امریکی اساتذہ اور ریسرچ اسکالر یہاں پہنچے ہیں۔ یہ لوگ لاہور۔ ڈھاکہ۔ پشاور۔ ایبٹ آباد اور کراچی کے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں کام کریں گے۔ یہ اساتذہ باہمی تبادلے کے سلسلہ میں یہاں آئے ہیں۔ ان میں سات عورتیں اور دو مرد ہیں۔

جاپانی قونصل کی گورنر مشرقی بنگال سے ملاقات

ڈھاکہ ۲۳؍ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کل پہلی بار جاپانی قونصل متعینہ ڈھاکہ نے مشرقی بنگال کے گورنر سے ملاقات فرمائی۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ: اسقاط حمل کا مجرب علاج :: فی تولہ ڈیڑھ روپیہ :: مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲-۰ :: حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

پاکستان اور بھارت کے درمیان دوستی کی سخت ضرورت ہے (نہرو)

فرقہ پرست جماعتیں اور اخبارات بھارت کے مفادات کو نقصان پہنچا رہے ہیں

نئی دہلی ۲۳ ستمبر: بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج کونسل آف اسٹیٹ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اگر کسی شخص نے بھارتی علاقے میں جارحانہ اراد سے داخل ہونے کی جرأت کی تو ہم اسے برداشت نہیں کریں گے۔ پنڈت نہرو نے امور خارجہ پر بحث کے دوران میں یہ اس وقت کہا جب وہ کشمیر اور پاکستان اور بھارت کے تعلقات کا تذکرہ کر رہے تھے۔ نہرو نے کہا کہ پاکستان کے ساتھ بھارت کی دو ہزار میل لمبی سرحد ہے۔ اس معاملے میں ہمیں اپنے مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔ خواہ یہ پاکستان ہو یا چین ہمیں اپنی خود مختاری اور سلامتی کا تحفظ کرنا ہے۔ بھارت کے وزیر اعظم نے کہا کہ مجھے اس میں کوئی شک نہیں آتا کہ پاکستان کے متعلق ہم نے جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے وہ کامیاب ہو کر رہے گی۔ اور دونوں ملکوں کے مسائل طے ہو جائیں گے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ ہمیں پاکستان کے متعلق دو باتیں یاد رکھنی چاہئیں۔ جو ایسی حقیقتیں ہیں جنہیں کبھی تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ اول جغرافیائی حیثیت۔ پاکستان کے ساتھ ہماری دو ہزار میل لمبی مشترکہ سرحدیں ہیں۔ لہذا یہ بہت ضروری ہے کہ پاکستان کے ساتھ ہمارے تعلقات دوستانہ رہیں۔ پنڈت نہرو نے بتایا کہ جب سے وزیر اعظم پاکستان دہلی سے واپس گئے ہیں۔ ان کے ساتھ تحریری خط و کتابت ہو رہی ہے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ گذشتہ چند ہفتوں میں پاکستانی اخبارات نے انتہائی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا ہے ہم نے ان چیزوں کو پاکستان اور بھارت کے تعلقات کو خاموشی اور سنجیدگی کے ساتھ طے کرنے کی کوشش کے راستے میں نہیں آنے دیا۔ پاکستان کے ساتھ تعلقات کے سلسلے میں ہمیں پاکستانی اخبارات میں شائع ہونے والی چیزوں یا خود ہمارے اخبارات کے رویہ سے متاثر نہیں ہونا چاہیئے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ میں اپنے ملک کے اخبارات کے رویے کے سلسلے میں کوئی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں ہوں۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ بھارت کے فرقہ پرست اخبار اور فرقہ پرست سیاسی جماعتیں ہمیشہ غلط اقدام اٹھاتی ہیں۔ یہ ایک قابل غور بات ہے کہ یہ اخبارات اور جماعتیں کبھی بھول کر بھی ٹھیک قدم نہیں اٹھاتیں۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ حال ہی میں مقبوضہ کشمیر میں جو حالات پیدا ہوئے ان کی تمام تر ذمہ داری وہاں کی فرقہ پرست جماعت پر عاید ہوتی ہے اور بھارت میں جن کی ہمدردی ان جماعتوں کے ساتھ ہے ان جماعتوں نے ساری وادی میں سخت ردعمل پیدا کیا۔ یہ جماعتیں اب بھی اسی انداز سے سوچ رہی ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ اگر ایسی حرکتیں ایک طویل عرصہ تک جاری رہیں تو دوسرا بھی جوابی کارروائی کر سکتا ہے۔ پنڈت نہرو نے مقبوضہ کشمیر میں نیشنل کانفرنس کے کنونشن کا بھی ذکر کیا۔ اور کہا کہ یہ اجتماع شاندار تھا جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بخشی حکومت عوام کا اعتماد حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب وادی میں حالات معمول پر آ گئے ہیں۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ بھارت کی تحریک آزادی ابھی ختم نہیں ہوئی۔ کیونکہ ابھی تک بھارت کے کچھ حصہ پر غیر ملکی طاقتوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک آزاد نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہم بھارت کے تمام حصوں [illegible]

اقتدار سے نجات نہ دلا لیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ایک طرف تو ہم پرامن طریقے اختیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف اس کا بھی امکان ہے۔ کہ بھارت بعض مسائل میں مشکلات میں پڑ جائے۔ حال ہی میں بھارت میں جو "یوم تبت" منایا گیا تھا اور مظاہرے کئے گئے تھے۔ اس کی شدید مذمت کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ ایسی باتیں بچوں کی سی حرکتیں ہیں۔ اور اگر آئندہ ایسی کوئی حرکت ہوئی۔ تو ہمیں بھی کارروائی کرنی پڑے گی۔ پنڈت نہرو نے بتایا۔ کہ بھارت اور چین کے تعلقات اس وقت انتہائی دوستانہ ہیں۔ پنڈت نہرو نے ان لوگوں کی بھی مذمت کی۔ جو امریکہ کی مبینہ سامراجی پالیسی کے خلاف مظاہرے کرتے ہیں۔ بھارتی وزیر اعظم نے مغربی طاقتوں کو متنبہ کیا۔ کہ اگر ایشیائی ملکوں کے معاملات میں بھی مغربی ملکوں نے مداخلت کی پالیسی جاری رکھی تو اس کے نتائج انتہائی خطرناک ہوں گے۔ انہوں نے یورپ اور امریکہ پر الزام لگایا۔ کہ وہ ہر معاملہ میں ایشیا کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ پنڈت نہرو نے مطالبہ کیا۔ کہ سلامتی کونسل میں ایشیا کو زیادہ نمائندگی دی جائے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس سال کے بعد پاکستان سلامتی کونسل کا ممبر نہیں رہے گا۔ جس کے بعد ایشیا کی نمائندگی کی ذمہ داری قوم پرست چین کے نمائندے اور لبنان پر آ پڑے گی۔ کیونکہ قوم پرست چین ایشیا کے کسی حصے کی نمائندگی نہیں کرتا۔ اس لئے سلامتی کونسل میں صرف لبنان ایشیا کا نمائندہ ہوگا۔ ایک طرف تو دنیا کے اتنے بڑے خطے کے لئے نمائندگی نہیں دی جاتی۔ اور یہ دوسری طرف مغربی طاقتوں نے ایشیا کو اپنی سازشوں اور سیاسی شعبدہ بازیوں کا اکھاڑہ بنا رکھا ہے۔

کراچی ۲۳ ستمبر: سعودی عرب کے سفارتخانے نے اعلان کیا ہے کہ سعودی عرب کے نخلستان بریمی میں ۱۰ محرم کے حملے کے بعد دس محرم الحرام کو بھی برطانوی دستوں نے گولی چلا کر چار عربوں کو ہلاک کر ڈالا۔ حکومت سعودی عرب نے برطانیہ سے ان حملوں کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔ [illegible]

بیگم جوناگڑھ کے خلاف چیف کورٹ میں اپیل کی سماعت

کراچی ۲۳ ستمبر: سندھ چیف کورٹ کی ڈویژن بنچ جو مسٹر جسٹس حسن علی آغا اور مسٹر جسٹس دیلانی پر مشتمل ہے۔ بیگم جوناگڑھ کو سشن کورٹ میں کم سزا دیئے جانے کے فیصلے کے خلاف اپیل کی سماعت کرے گی۔ بنچ کے سامنے جو مقدمات پیش ہیں ان میں اپیل کا نمبر ۳۷ ہے اور کل پرسوں سماعت کا امکان ہے۔ بیگم جوناگڑھ کے خلاف وکیل سرکار مسٹر ایچ ٹی ایم سنڈر لو وکیل نیشنل جی پیرکار مقرر کئے گئے ہیں۔ سشن کورٹ نے بیگم جوناگڑھ کو تیرہ سالہ بانو کے مقدمہ قتل میں ۱۰ ہزار روپے جرمانے اور قید تابرخاست عدالت کی سزا دی تھی جس کے خلاف حکومت نے اپیل دائر کی ہے۔ اور سزا بڑھانے کی درخواست کی گئی ہے۔

اولاد نرینہ کی بیحد مجرب اور بیشمار تجربات ہو چکے ہیں
لا اولد نرینہ
یہ نسخہ شاہی طبیب حضرت حکیم مولینا نور الدین صاحب نے نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کو اپنے قلم سے تحریر فرمایا۔ جن کے ہاں اکثر لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں وہ اگر پہلے سے اس کا استعمال شروع کر دیں۔ تو خدا کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے
طبیہ عجائب گھر لوہاری گیٹ بکس ۹ لاہور

ہمارے عطریات کے بارے میں
جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء
تحریر فرماتے ہیں: "مجھے ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ کے عطریات استعمال کرتے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ نہایت اعلیٰ اور دیرپا ہیں۔ میں نے حنا عنبری اور شام شیراز کو خاص طور پر بے نظیر پایا۔"
ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ ضلع جھنگ

معجون فولی لیکوریا یعنی سیلان الرحم کے لئے مفید اور مجرب دوائی۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے ۸/
معجون کہربائی ماہواری ایام میں خون کی زیادتی کو روکنے والی دوائی۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے ۸/
سفوف خند ماہواری خون کا رک رک کر اور تکلیف سے آنا۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

اسلام احمدیت اور دوسرے مذاہب کے متعلق
سوال و جواب انگریزی میں
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

سند غلط ثابت کرنے والے کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام
تریاق چشم رجسٹرڈ
خالص ممیرا اور دیگر قیمتی اجزا سے مرتب شدہ سائنٹیفک طریق پر سال بھر میں صرف ایک ہی مرتبہ تیار ہو سکتا ہے۔ مگر قسمتیں ہی سے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور نامور حکیموں، پروفیسروں اور سرکاری افسروں، پیشوایان، طالب علموں اور پبلک کے عام افراد سے اپنے سریع الاثر اور اکسیر ہونے کی شاندار اسناد حاصل کر چکا ہے۔ لگر خواہ کسقدر پرانے ہوں جڑ سے کاٹ دیتا ہے۔ آنکھوں کی اندرونی و بیرونی سرخی کو فوراً زائل کر دیتا ہے۔ خارش، کھجلی، دھند، آشوب چشم کیلئے نسخہ ہے۔ روز بروز کی گرتی ہوئی نظر اور کم بینائی کیلئے از حد مفید اور مجرب ہے۔ جو مریض لیمپ کی روشنی میں آنکھ نہ کھول سکتے تھے چند یوم کے استعمال سے دینی مطالعہ شروع رکھنے کے قابل ہو گئے۔ بعض نے اسکو معجزہ قرار دیا ہے۔ باوجود زود اثر ہونے کے بالکل بے ضرر ہے۔ شیرخوار بچوں کیلئے بھی یکساں مفید ہے۔ اور لطف یہ کہ کسی پرہیز کی ضرورت نہیں۔ خلق خدا کی بہتری کے پیش نظر قیمت صرف ۵ روپے علاوہ محصول ڈاک۔
المشتہر: مرزا حاکم بیگ موجد تریاق چشم گرد علی شاہ والہ صاحب گجرات پنجاب
حال حویلی منصف چنیوٹ ضلع جھنگ

تریاق اٹھرا: حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲½ روپیہ :: مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے :: دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

ایران کے وزیر اعظم جنرل زاہدی کو قتل کرنے کی سازش ناکام ہو گئی

تہران ۲۳ ستمبر - سیاسی پولیس نے انکشاف کیا ہے کہ وزیر اعظم فضل اللہ زاہدی کو قتل کرنے کی سازش کو ناکام بنا دیا گیا ہے۔ اور اس سلسلے میں ۷ مشتبہ افراد کو گرفتار کر لیا ہے بتایا گیا ہے کہ یہ لوگ جنرل زاہدی کی قیام گاہ کے قریب گھوم رہے تھے۔ آج حکومت ایران نے اعلان کیا ہے۔ کہ تہران کے نو سو گرفتار کردہ کمیونسٹوں کو تہران بدر کر دیا جائے گا۔ اور انہیں ایران کے کسی دور دراز علاقے میں بھیجا کر ان سے سڑکوں کی تعمیر کا کام لیا جائے گا۔

عدالت نے تالپور کے خلاف ایک الزام رد کر دیا!

کراچی ۲۴ ستمبر - سندھ کے سابق وزیر مال اور سندھ اسمبلی کے اسپیکر میر غلام علی تالپور کے خلاف "پروڈا" کے تحت کل جب خاص عدالت کے تحت مقدمے کی پیروی کی سماعت شروع ہوئی تو عدالت نے چار میں سے ایک الزام کو رد کر دیا۔ خاص عدالت نے جو چیف جج مسٹر جسٹس کانسٹنٹائن) اور مسٹر جسٹس محمد بچل پر مشتمل ہے اس الزام کو رد کر دیا ہے۔ کہ مدعا علیہ نے جان بوجھ کر ایک جرم کی تحقیقات میں مداخلت کی۔

شولاپور میں فرقہ وارانہ فساد
دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی

دہلی ۲۳ ستمبر - شولاپور مہاراشٹر سے خبر آئی ہے۔ کہ وہاں گنپتی کے ایک جلوس میں ۲۰ ہزار افراد تھے۔ ایک مسجد کے سامنے باجا بجانے پر اصرار کیا۔ جب پولیس نے روکا۔ تو ہجوم نے پولیس پر سنگباری کر دی۔ پولیس نے لاٹھی چارج کر کے غنڈوں کو منتشر کر دیا۔ اور بعد میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی۔ ترپوندرم ٹراونکور سے خبر ملی ہے کہ وہاں اسمبلی کے سامنے مظاہرہ کے بعد دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی ہے۔ سہارنپور یو۔پی کی خبر ہے کہ وہاں سندھی اور مقامی رکشا والوں کے تصادم میں ۶ افراد زخمی ہوئے۔ موہن کے قریب غازی آباد میں ہندو اخبار مسلمان نوجوانوں کے ہاتھوں ہندو لڑکی کے اغوا کی افواہ پھیلا کر فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کر رہے ہیں۔

ابھی مصدق کو پھانسی دینے کا فیصلہ نہیں ہوا

تہران ۲۳ ستمبر - باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وکیل سرکار کی طرف سے فوجی عدالت میں مطالبہ کیا جائے گا۔ کہ سابق وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق کو پھانسی کی سزا دی جائے۔ سرکاری طور پر اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔ کہ خفیہ عدالت نے انہیں موت کی سزا کا حکم سنا دیا ہے۔ اور انہیں شارع عام پر پھانسی دی جائیگی ڈاکٹر مصدق ابھی تک ایران کے وزیر اعظم کی حیثیت سے دستخط کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ انہیں ۱۶ نومبر کو جو شاہی فرمان دیا گیا تھا اس میں وہ مہینہ شاہی فرمان نہیں تھا جس کے ذریعہ

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں
اختر علی خان کا بیان

لاہور ۲۴ ستمبر - فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کا اجلاس یہاں ۲۸ ستمبر سے شروع ہوگا جس میں مولوی اختر علی خان کے بیان کی سماعت کے علاوہ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کے خلاف توہین عدالت کے مقدمہ کی سماعت بھی ہوگی۔ جس کا تعلق دولتانہ کے بارے میں تحقیقاتی کمشنر مسٹر محمد حسین کی رپورٹ کی اشاعت سے تعلق ہے۔

مشرقی بنگال میں کمیونسٹوں کی سرگرمیاں

ڈھاکہ ۲۳ ستمبر - مشرقی پاکستان کمیونسٹ پارٹی کی ایک شاخ کا دفتر بوگرا ضلع میں کھولا گیا ہے تقسیم ملک کے بعد پہلی بار یہاں کھلے بندوں پارٹی نے اپنی سیاسی سرگرمیاں شروع کی ہیں۔ راجشاہی سے ایک اطلاع ملی ہے۔ کہ کمیونسٹ کارکن مسٹر پرتاپ کمار چکرورتی جو دو سال سے سیفٹی ایکٹ کے تحت جیل میں تھے رہا کر دئے گئے

حکومت پاکستان کو لاکھوں روپے کا دھوکہ
دینے والی یہودی فرم کا اسرائیل سے تعلق تھا

کراچی ۲۳ ستمبر - انفورسمنٹ پولیس نے شہر میں سات گوداموں سے ایک یہودی فرم ایم۔ اے سموئیل کمپنی کا سات لاکھ روپے کا سوت اور ریشمی دھاگہ برآمد کیا ہے۔ فرم کے دفتر سے پولیس نے جو کاغذات پکڑے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ فرم کا بمبئی کے چند اشخاص کے ذریعہ حکومت اسرائیل سے متعلق تھا۔ فرم نے ناجائز طور پر ڈیڑھ کروڑ روپے کا مال حاصل کیا تھا۔ یہ فرم ناجائز طور پر غیر ملکی زر مبادلہ کا بھی لین دین کرتی تھی۔ اس فرم کے دو افراد علی شاہ اور مرزا زادہ کو اسپیشل پولیس نے انفورسمنٹ پولیس کے افسروں کو ایک لاکھ ۴۰ ہزار روپے رشوت دینے کے الزام میں گرفتار کیا تھا۔ یہ لوگ اپنی کمپنی کے خلاف کیس ختم کرانا چاہتے تھے۔ مذکورہ فرم افغانستان کے نام سے مال درآمد کر کے اسے کراچی میں فروخت کر دیتی تھی۔ اور اس طرح حکومت کو محصول کی مد میں لاکھوں روپے کا نقصان پہنچ رہا تھا۔ اور مزید نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔

شاہ نے فضل اللہ زاہدی کو وزیر اعظم مقرر کیا تھا

بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

تصور قائم ہو گیا ہے۔

جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں۔ صدیقی صاحب کی بیان کردہ یہ وجہ بالکل درست ہے۔ لیکن سچی بات یہ ہے۔ کہ مغرب میں اسلام کے متعلق غلط فہمیاں صرف اسی وجہ سے نہیں ہیں۔ بلکہ اگر صرف اس وجہ سے ہوتیں تو ان کا ازالہ بہت ہی آسان اور سہل ہوتا۔ اور زیادہ موثر رنگ میں لیکن افسوس یہ ہے کہ

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم ❊ کہ با من ہرچہ کرد آں آشنا کرد

خود اسلام کے دعویداروں اور مسلمان کہلانے والے بعض مصنفین نے اسلام کی تصویر اس ڈھنگ میں پیش کرنی شروع کر دی تھی۔ کہ جس سے نہ صرف یہ کہ اسلام پر اتہامات اور الزامات کا دروازہ کھل گیا۔ بلکہ ان مغربی مصنفوں کے غلط خیالات کی بھی تائید اور توثیق ہوتی گئی۔ اور ان کے ہاتھ اور زیادہ مضبوط ہو گئے۔ بدقسمتی سے آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ اور اب بھی ایسے لوگ اسلام کی صفوں میں دندنا رہے ہیں۔ جو اسلام کے نام پر ہی ایسی تشریح اور تفسیر اور ایسے ایسے نظریات لوگوں پر ٹھونسنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو مارکس اور لینن اور ہٹلر اور مسولینی کے پیروؤں کو تو سج سکتے ہیں۔ لیکن رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبعین کے لئے ہرگز مناسب نہیں۔

یورپ میں اسلام پر سب سے بڑا اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ اسلام جبر کا مذہب ہے۔ اور اس کی اشاعت میں سب سے زیادہ دخل تلوار کا ہے۔ اور خود بانی اسلام نے اپنے عقیدہ کو پھیلانے کے لئے تلوار کا استعمال کیا۔ بجائے اس کے کہ ہمارے علماء اس قسم کے اعتراضات کو عقلی و نقلی اور علمی اور عملی کوششوں سے دور کرتے۔ انہوں نے خود بڑی شان سے اپنی جبری نظریوں کی اشاعت شروع کر دی۔ مرتد کی سزا قتل اور جہاد سے مراد صرف قتال یہ دو موضوع ایسے تھے۔ کہ جن پر انہوں نے اپنے قلموں کا سارا زور صرف کر دیا۔ اس لئے نہیں۔ کہ وہ اسلام کی یہ تفسیر صحیح اور درست خیال کرتے تھے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ اسلام کے نام پر اپنے دشمنوں کو اس ہتھیار کا نشانہ بنا سکیں۔ اور اپنی خواہشاتی طرز فکر سے اسلام کے نام کی تلوار اپنے دشمنوں کی گردنوں پر رکھ سکیں۔ تاکہ وہ بعد میں قاتل اور ظالم نہیں بلکہ غازی اور مجاہد سمجھے جائیں لیکن انہوں نے یہ ذرا بھی نہ سوچا۔ کہ اسلام کے باہر جو لوگ ہیں۔ وہ اسلام کے متعلق کیا رائے قائم کریں گے۔ اور ان کے دلوں میں اسلام کا جو تصور قائم ہو جائیگا۔ وہ کیا ہوگا۔

اور آخر جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ آج یورپ کے لوگ اسلام سے کوسوں دور ہیں۔ اور باوجود ہزار کوششوں کے آج تک بھی اس بُعد کو ختم نہیں کیا جا سکا۔ اور نہ جانے کب تک یہ حالت رہے۔

آج اسلام کے دردمندوں کو اپنی پوری توجہ سے اس امر پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ یورپ کے لوگوں کے ان غلط تصورات کو کس طرح زائل کریں گے۔ اور اسلام کے دامن سے ان دھبوں کو کن ذرائع سے دور کریں گے آج ضرورت ہے اس امر کی کہ جس طرح ڈاکٹر صدیقی صاحب نے کہا۔ کہ اس مذاکرہ سے امریکی اہل علم کو اسلام کے متعلق براہ راست واقفیت حاصل کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ ہم براہ راست مغربی لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ یہ اس طرح بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ہم اپنے مشنری اور مبلغ مغربی ممالک میں بھجوائیں۔ اور اس طرح بھی کہ صحیح اسلامی لٹریچر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کر کے ان ملکوں میں تقسیم کیا جائے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خود ایسے مسلمان علماء کی تحریرات کو غلط سمجھا جائے۔ اور ان سے لاتعلقی کا اظہار کر کے بتایا جائے۔ کہ اسلام کا ان سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اور خود ایسے علماء کو بھی احساس دلایا جائے۔ جو ایسے غلط نظریات کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ کہ وہ خدارا اپنے نفسوں کی خاطر اسلام پر ظلم نہ کریں۔ اور اسے بدنام نہ کریں۔ اور جو خدا اور خدا کے رسول نے نہیں کہا۔ اسے خدا اور خدا کے رسول کے نام سے لوگوں میں نہ پھیلائیں۔

ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر ہم ان طریقوں پر عمل کرنا شروع کر دیں۔ تو نہ صرف یہ کہ مغربی لوگوں کی اسلام کے متعلق غلط فہمیاں دور ہو سکیں گی۔ اور انہیں اسلام کی آغوش میں جلد تر لایا جا سکے گا۔ خود وہ لوگ بھی جو باوجود مسلمان والدین کی اولاد ہونے کے اسلام سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اور خصوصاً نوجوان جن پر مذہب کی گرفت ڈھیلی ہوتی جا رہی ہے۔ اسلام کے اور زیادہ قریب آسکیں گے۔ اور پھر صرف ان کی زبانیں ہی اسلام کا نام نہیں لیں گی۔ ان کے دلوں سے بھی یہ آواز اٹھے گی۔

تہران ۲۳ ستمبر - ایک سرکاری اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ سابق وزیر اعظم محمد مصدق کے مقدمہ میں بہت جلد ابتدائی تحقیق شروع ہو جائے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آج سابق وزیر اعظم جنرل فضل اللہ زاہدی کے نام ایک خاص مراسلہ میں مطالبہ کیا ہے۔ کہ انہیں دوبارہ آفیسرز کلب میں منتقل کر دیا جائے۔ آپ نے گلہ کیا ہے۔ کہ قلعہ سلطان آباد کی جیل ان کی شان کے شایاں نہیں۔